رکھے، لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اجتماعی فنڈ سے پروگرامات کے شرکا کی تواضع بھی کی جاتی ہے، یا ہینڈ بلز اور دعوت نامے چھپوائے جاتے ہیں، جن میں سے کچھ دعوت ناموں کے بچ جانے اور استعمال نہ ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے۔ اس صورت میں کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

ج: زکوٰۃ کی مدات قرآنِ پاک میں مقرر ہیں، ان میں کمی بیشی ممکن نہیں ہے۔ جماعت اسلامی کو جو زکوٰۃ دی جاتی ہے، وہ اسے ان ہی مدات میں صرف کرتی ہے، صرف دعوت کے کاموں میں صرف نہیں کرتی۔

فقرا اور مساکین کو زکوٰۃ دینا مقصود ہو تو اس کی خاطر آپ کو حاجت نہیں کہ فقرا کا حصہ خود ادا کریں، البتہ عزیز و اقارب میں سے کوئی زکوٰۃ کا مستحق ہو اور آپ براہِ راست اسے زکوٰۃ دینا چاہیں تو مقامی اور ضلعی نظم کے علم میں لا کر ایسا کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں زکوٰۃ نظم جماعت کو دے کر واپس لینے کی حاجت پیش نہیں آتی۔

اصولاً اور عملاً زکوٰۃ کی مد سے حاصل ہونے والی رقم اور اعانت کے ذریعے ملنے والی رقم کو الگ الگ رکھا جاتا ہے، لیکن اگر کہیں ایسا نہیں ہو رہا تو وہاں پر فوراً اس کا اہتمام ہونا چاہیے۔ زکوٰۃ کی رقم کے ایک حصے سے ایسی چیزیں چھپوائی جاسکتی ہیں جو لوگوں میں دعوت کی اشاعت کے لیے ہوں۔ پروگراموں کی اشاعت کے لیے ہینڈ بل وغیرہ اگر چھاپے جائیں تو اس میں احتیاط ملحوظ رکھی جائے کہ اتنے ہی شائع کیے جائیں جن کی ضرورت ہو اور پھر انھیں پوری احتیاط سے لوگوں تک پہنچایا جائے، دفتروں میں پڑے نہ رہیں۔

یہ بات بطورِ خاص ذہن میں رکھیں کہ زکوٰۃ کی جن آٹھ مدات کا ذکر قرآن پاک میں کیا گیا ہے ان میں کمی بیشی تو نہیں کی جاسکتی لیکن ضروری نہیں ہے کہ زکوٰۃ ان تمام مدات میں دی جائے، بلکہ ان آٹھ مدات میں سے کسی ایک مد میں بھی تمام زکوٰۃ دی جاسکتی ہے، مثلاً کسی وقت آپ اپنی زکوٰۃ صرف فقرا کو دے دیں، یا کسی وقت کسی مقروض کو دے دیں اور کسی وقت جہاد فی سبیل اللہ میں دے دیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (البقرہ ۲:۲۷۱) ''اگر تم صدقہ خفیہ طریقہ سے دو اور وہ صدقات فقرا کو دو تو یہ تمھارے لیے

بہتر ہے''۔ اس آیت میں فقرا کو زکوٰۃ دینے کو زیادہ بہتر فرمایا ہے۔ فقرا زکوٰۃ کی آٹھ مدات میں سے ایک مد ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بھی یہی رہا ہے کہ بعض اوقات آپ نے ایک مد میں زکوٰۃ دے دی، اور بعض اوقت دوسری مد میں، مثلاً ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ (زکوٰۃ) کا مال آیا تو آپؐ نے مؤلفۃ القلوب (نومسلم کی تالیف قلب کے لیے) دے دیا۔ پھر دوسری مرتبہ آیا تو آپؐ نے مقروضوں کو دے دیا۔ (ملاحظہ ہو تفسیر روح المعانی، جلد۱۰، ص ۱۲۴-۱۲۵، الجامع لاحکام القرآن، جلد۸، ص ۹۵، زادالمیسر، جلد۳، ص ۴۵۹)

اس لیے اگر کوئی شخص اپنی ساری زکوٰۃ فی سبیل اللہ کی مد میں دے دیتا ہے تو اس کی زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ اسی طرح اگر جماعت کو زکوٰۃ دی جائے اور جماعت اسے فی سبیل اللہ، یعنی دعوت کے مختلف کاموں میں خرچ کردے تو زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ ہاں، اگر کسی شخص نے اپنی زکوٰۃ کے لیے کوئی خاص مد تجویز کی، تو اسے اسی مد میں صرف کیا جائے گا۔ جہاد فی سبیل اللہ کے کارکنوں کی ضیافت، کھانا اور دوسری ضروریات زکوٰۃ کی مد سے کی جاسکتی ہیں۔ جس طرح جہاد فی سبیل اللہ میں جہاد کرنے والوں پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جائے گی۔ ان کے لیے اسلحہ، گھوڑے اور کھانے پینے کی چیزیں خریدی جائیں گی۔ اسی طرح دعوت کا کام کرنے والوں کے لیے سواری کا انتظام کیا جائے گا اور ہینڈبل اور دعوت نامے شائع کرکے دیے جائیں گے۔ یہ سب زکوٰۃ کا مصرف اور جہاد فی سبیل اللہ میں داخل ہے۔

مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں: ''یہاں فی سبیل اللہ سے مراد جہاد فی سبیل اللہ ہے، یعنی وہ جدوجہد جس سے مقصود نظامِ کفر کو مٹانا اور اس کی جگہ نظامِ اسلامی کو قائم کرنا ہو۔ اس جدوجہد میں جو لوگ کام کریں ان کو سفرخرچ کے لیے، سواری کے لیے آلات و اسلحہ اور سروسامان کی فراہمی کے لیے زکوٰۃ سے مدد دی جاسکتی ہے، خواہ وہ بجائے خود کھاتے پیتے لوگ ہوں اور اپنی ذاتی ضروریات کے لیے ان کو مدد کی ضرورت نہ ہو۔ اسی طرح جو لوگ رضاکارانہ اپنی تمام خدمات اور اپنا تمام وقت عارضی طور پر یا مستقل طور پر اس کام کے لیے دے دیں تو ان کی ضروریات پوراکرنے کے لیے بھی زکوٰۃ سے وقتی یا استمراری رعایتیں دی جاسکتی ہیں'' (تفہیم القرآن، جلد۲، حاشیہ ۶۷، تفسیر آیت ۶۰، ص ۲۰۸)۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)